تاریخ __/__/__

سوال نمبر: ۱

اسلام سے کیا مراد ہے؟ نیز اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

جواب:

مطلوبہ امور:

اس سوال میں دو امور قابلِ توجہ ہیں

(۱) اسلام سے مراد

(۲) اسلام کی نمایاں خصوصیات

تعارف:

اسلام کا پرانا نام "دینِ حنیف" ہے۔

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو صرف انسان کی نجی اور انفرادی زندگی کا داعی ہو جس کا کُل سرمایۂ حیات کچھ عبادات، چند اذکار اور دھیٹی عبر وسوم پر مشتمل ہو بلکہ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو خدا اور اس کے آخری نبی (خاتم النبیین) صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر و تصور و صورت گری کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایتِ الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی ہو یا تمدنی، مادی ہو یا روحانی، معاشی ہو یا سیاسی ملکی ہو یا بین الاقوامی اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کا قانون جاری وساری ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشہ تک خالقِ حقیقی کی مرضی پوری ہو۔

تاریخ: ___/___/___

علامہ اقبال رحؒ اس تناسب میں فرماتے ہیں :

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

اسلام کے لغوی معنی : مادہ اشتقاق : "س، ل، م"

لفظ اسلام لغوی اعتبار سے "سلم" سے ماخوذ ہے ، جس کے معنی "اطاعت اور امن" دونوں کے ہوتے ہیں۔ ایسا درحقیقت "عربی" زبان میں اعراب کی نہایت حساس استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں کہ "اردو و فارسی" کے برعکس اعراب کے معمولی ردوبدل سے معنی میں نہایت فرق آجاتا ہے۔

دو انداز میں پڑھا جاتا ہے :

1. سَلَم جس کے معنی "امن وسلامتی" کے ہیں۔
2. سِلم جس کے معنی "اطاعت ، داخل ہو جانے ، بندگی" کے آتے ہیں۔

1. حدیث نبوی میں اس لغوی معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے :

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ (1)

ترجمہ : "بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

(1) بخاری ، الصحیح ، کتاب الایمان ، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ ، 1:13 ، رقم : 10

اصطلاحی معنی :

"اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہونا سلامتی میں داخل ہونا"

دوسرا مفہوم :

③

شرعی معنیٰ: اپنی مرضی سے اللّٰہ کی اطاعت کرنا اسلام کہلاتا ہے۔

تاریخ: ___/___/___ بنیادی کہانی: مفہوم: "دین میں کوئی جبر نہیں" القرآن

دوسرے مفہوم اسلام قرآن و حدیث میں کثرت سے استعمال ہوا ہے:

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

البقرہ (۲:۱۳۱)

اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا (میرے سامنے) گردن جھکا دو تو عرض کرنے لگے میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔

تیسرا مفہوم:

3- **تیسرا مفہوم:** اسلام میں تیسرا مفہوم "صلح و آشتی" کا پایا جاتا ہے۔ صلح کے لیے "سَلَمْ" یا "سِلْم" کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (محمد ۴۷:۳۵)

[illegible]

پس تم ہمت نہ ہارو (کافروں سے مرعوب نہ ہو جاؤ) اور (دب کر) صلح کی دعوت نہ دینے لگو اور تم ہی غالب رہو گے۔

چوتھا مفہوم:

چوتھا مفہوم: اسلام میں پائے جانے والے چوتھے مفہوم کی طرف اہلِ علم نے بہت کم توجہ کی ہے۔

بلند و بالا "درخت" کو عربی زبان میں "سَلَام" کہا جاتا ہے اور "سیڑھی" کو "سُلَّم" کہتے ہیں۔ درخت اور سیڑھی اپنی اونچائی کی وجہ سے دستبرد سے باہر ہوتے ہیں لہٰذا اصل مادہ

تاریخ: ___/___/___

اشتقاق کی رو سے اسلام کے لفظ میں "بلندی اور عظمت" کا مفہوم شامل ہے۔

تاریخ __/__/__

اسلام :-

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں استعمال فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ اللہ کے دین کا نام

نام: دینِ حنیف:

"دینِ حنیف" تھا۔ حنیف کے معنی "مواحد" کے ہیں۔

مواحد: ایک خدا کا ماننے والا اور صراطِ مستقیم پر چلنے والا۔

لفظ اسلام تین حروف کا مجموعہ ہے۔ س، ل، م

- **لغوی معنی :-** امن وسلامتی، اطاعت۔

سر تسلیم خم کرنا، اطاعت کرنا، اپنی مرضی کو قربان کرنا، سپرد کرنا، امن وسلامتی

- **اصطلاحی معنی :-** اپنی خواہشات کو اللہ کی خواہشات کے تابع کرنا

اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا۔

- **شرعی معنی :-** اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت کرنا۔

قرآن کی روشنی میں:

ارشادِ ربانی ہے:

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۔ (البقرۃ: آیت ۲۵۶)

ترجمہ: دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں (یا)

دین میں کوئی جبر نہیں۔

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۔ (الکافرون - ۶)

ترجمہ: تمھارے لیے تمھارا دین اور ہمارے لیے ہمارا دین۔

تاریخ __/__/____

حدیث کی روشنی میں (اسلام کی تعریف)

اسلام کی روح:

اللہ اور اسکے رسول کی گواہی دینا اور ارکان اسلام پر عمل کرنا۔ (مفہوم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

بقول امام غزالیؒ:

اسلام دو چیزوں پر مشتمل ہے:

۱. حقوق اللہ

۲. حقوق العباد

بقول مولانا صدرالدین:

اسلام عقائد اور عبادات کا مجموعہ ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری:

اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے:

اسلام سے مراد: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی
- اور مسلم تہذیب و ثقافت پر عمل کرنا ہے۔

فقہ کی نظر میں:

فقہ کی نظر میں اسلام سے مراد دو چیزیں ہیں،

تاریخ: ___/___/___

۱- زبان سے اقرار کرنا۔

۲- لسانی اقرار کے ساتھ دل سے تسلیم کرنا اور اعضاء کے ذریعے اعمال سر انجام دینا۔

بقول ڈاکٹر حمید اللہ:

اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام کی نمایاں خصوصیات ان گنت ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱- عقیدۂ توحید

۲- عقیدہ رسالت

۳- عقیدۂ ختم نبوت

۴- اسلام ایک عالمگیر دین

۵- مکمل ضابطۂ حیات

۶- اشاعت علم کا حامل دین

۷- مساوات کا حامل دین

۸- غلاموں کے حقوق کا ضامن

۹- عدل کا ضامن

۱۰- محبت کا داعی

تاریخ: ___/___/___

۱- عقیدۂ توحید:

اسلام کا تصورِ الوہیت بھی نمایاں پہلوؤں میں سے اہم ترین پہلو ہے۔ اسلام شرک اور کفر کی تمام اقسام کی نفی کرتا ہے۔ اسلام میں اللہ رب العالمین کی حقیقی معرفت انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے بعد اطاعت اور اسکے احکام کا نمبر آتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی پاکی، تعریف، اسوۂ حسنہ اور بلند و بالا صفات کا تفصیلاً اور واضح ذکر ہے جس کی مماثلت کسی اور قدیم کتاب میں نہیں ملتی۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور ساری کائنات کا تھامنے والا ہے، نہ اُسکو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔“

(البقرہ:۲۵۵)

عقیدہ توحید سے مراد ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیات میں واضح ہے اللہ رب العزت اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے اکیلا اور واحد ہے کوئی اسکا ہمسر نہیں۔ وہ ہر قسم کی کمزوری و خامی سے پاک اور لاثانی خوبیوں کا حامل ہے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العالمین کا ذ اس عقیدہ کی حقیقت سورۃ الاخلاص میں خود بیان فرمائی ہے:

ترجمہ: اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور کوئی اسکا ہمسر نہیں (سورۃ الاخلاص)

تاریخ ___/___/___

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت قرآن میں فرماتا ہے:

مفہوم:

آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اُسے یہ وحی کی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہذا تم سب میری عبادت کرو۔ (الانبیاء: ۲۵)

علامہ محمد اقبالؒ نکتۂ توحید کے بارے میں کچھ یوں فرماتے ہیں:

بیاں میں نکتۂ توحید تو آ سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرماتے ہیں کہ: توحید اسلام کا اوّل باب ہے۔ اسلام کی مثال ایک قلعہ کی سی ہے اور توحید اسکا داخلی دروازہ ہے یعنی اس میں داخل ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

۲- عقیدۂ رسالت:

اسلام میں عقیدہ رسالت باقی مذاہب سے مختلف ہے۔ یہود و نصاری کچھ انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ جب کہ مسلمان حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے بھی پیغمبر اور رسول آئے ہیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔

تاریخ __/__/__

اس متعلق قرآنِ پاک میں ارشادِ مبارک ہے:

رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اسکے رب کی طرف سے اس پر اترا ہے اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے ہیں۔ سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر [redacted] اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

(البقرہ: ۲۸۵)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے انسان کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی ملتی ہے۔ باقی مذاہب میں تعلیمات تو ضرور ملتی ہیں مگر ان پر حقیقی طور پر عمل کرنے والا کامل نمونہ نہیں ملتا۔ جب کہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود عمل کرتے ہوئے ایک کامل عملی نمونہ پیش کیا اور پھر دوسروں کو اس کی دعوت دی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

نہ وہ خود اپنی خواہش سے کوئی بات کرتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اُتاری جاتی ہے۔

(سورۃ النجم: ۴۳)

تاریخ: __/__/____

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"ہم نے خوش خبری دینے والے اور ڈرسنانے والے رسول بھیجے، تاکہ رسولوں (کی بعثت) کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کی بارگاہ میں کوئی حجت باقی نہ رہے"

(النساء: ۱۶۵)

۳. عقیدۂ ختمِ نبوت:

اسلام کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک واضح کامل اور نہایت اہمیت کی حامل خاصیت "عقیدہ ختمِ نبوت" ہے جس سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور آخری رسول ہیں۔ اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب تاقیامت کوئی پیغمبر، نبی و رسول نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی اسکا دعویٰ کرے تو وہ محض جھوٹ ہوگا اور منافق ہوگا۔

ارشادِ ربانی ہے:

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔"

(الاحزاب: ۴۰)

اسی متعلق حدیث مبارکہ ہے:

میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے

(ابوداؤد)

تاریخ: __/__/____

ایک جگہ مقام پر حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری اُمت میں ۳۰ تیس اشخاص کذّاب ہونگے ان میں سے ہر ایک کذاب کو گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(الترمذی)

عقیدہ ختم نبوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اگرچہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار تو کرے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم النبوۃ کا اقرار نہ کرے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ ختم نبوۃ اسلام کے کامل اور آخری دین ہونے کی بھی واضح دلیل ہے۔ گویا انسان کو جتنی رہنمائی درکار تھی وہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی اور قیامت تک کے انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کافی ہے۔

۴۔ اسلام ایک عالمگیر دین :

اسلام کے عالمگیر دین ہونے سے مراد ہے کہ اسلام ایک عالمی دین ہے یہ ہرگز کسی مخصوص ماحول قوم نسل و زمانہ تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ دین بلا امتیاز پوری دنیا کے انسانوں کے لیے اور تاقیامت آنے والے تمام انسانوں کے لیے کامل دین ہے۔ نہ ہی اس کے

تاریخ ــ/ــ/ــ

احکامات و دیگر پہلوؤں میں کوئی تغیر آیا ہے نہ ہی آئے گا۔ آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی قرآنِ کریم میں ایک زیر و زبر کی بھی تبدیلی نہیں آئی۔ اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتا ہے

ترجمہ: "قرآن رہنمائی ہے تمام انسانیت کے لیے۔"

(سورۃ البقرہ: ۱۸۵)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا،

قرآن نصیحت ہے دنیا والوں کے لیے۔

(سورۃ یوسف: ۱۰۴)

اسی طرح حدیث نبوی ہے:

مفہوم:

میں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۵۔ ایک مکمل ضابطہ حیات:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حیاتِ انسانی کا کوئی گوشہ خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی اسلام کی ہدایات سے ہرگز محروم نہیں رہا۔ اور مزید یہ کہ یہ رہنمائی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام

تاریخ __/__/____

اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

(سورۃ المائدہ ۵: ۳)

حضرت علیؓ نے پوچھا دین کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

بیت الخلاء سے لے کر بیت اللہ تک سارا دین ہے۔

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام انسانی زندگی کی معمولی اشیاء و پہلوؤں سے لے کر اللہ کے حضور اپنی بندگی کے اظہار تک کی تمام ضروریات میں رہنمائی میسر کرتا ہے۔ اور کوئی بھی ایسا دائرہ نہیں جو اسلام کی رہنمائی سے باہر ہو۔

۶۔ اشاعت علم کا حامل دین:

اسلام علم کو ایک روشن چراغ قرار دیتا ہے جو اس کی نشانیوں اور اس کے پیغام کی صداقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس لیے یہ جہالت کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام علم کے تقدس کو ظاہری عبادت کے تقدس سے زیادہ اہم سمجھتا ہے کیونکہ اس کی نگاہ میں علم بذات خود عبادت ہے۔ جس سے حق واضح ہوتا ہے، جس کی بنیاد پر ایمان قائم ہوتا ہے اور جس کی فضا میں خرافات غائب ہو جاتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں علمی فضیلت کا بیان کوئی اہم بات نہیں کیونکہ اس زمانہ میں تمام عالم نے عملاً تسلیم کر لیا ہے کہ علم کے برابر کوئی چیز نہیں۔

لیکن جس زمانہ میں اسلام کا آغاز ہوا اُس وقت تمام دنیا علم کی فضیلت کے راز سے بالکل عاری و جاہل تھی۔

عرب تو پڑھنے لکھنے سے بھی عاری تھے۔ پادری بھی محض بائبل کے حروف سیکھ لینے تک محدود تھے۔ ہندوستان میں بہت زیادہ ترقی کی حالت میں مہابھارت اور رامائن کے قصے علم کا کمال سمجھے جاتے تھے۔ یہی حال چین اور ایران کا تھا۔

- اسلام ہی نے تعلیم کو اپنی سرپرستی میں لیا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ)

ترجمہ: "اللہ درجات بلند فرماتا ہے ان کے جو تم میں سے ایمان والے ہیں اور ان کا جن کو علم ملا ہے۔"

یہاں درجات کی بلندی میں علم کو ایمان کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ یہ قرآن مجید ہی ہے جس کے ابتدائی کلمات یہ ہیں:

- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ:

"اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھ جس نے پیدا کیا، انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا" (العلق: 1-2)

اشاعت علم کے متعلق:

- حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

قسم اللہ کی، اگر تیری رہنمائی سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹ سے (جو بیش قیمتی اور عزیز ہوتے ہیں) بہتر ہے۔

- اسی متعلق علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

وہ علم اپنے بتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم

تاریخ: __/__/__

۷۔ مساوات کا حامل دین:

اسلام وہ واحد دین ہے کہ جس نے انسانوں کے بنائے ہوئے اونچ نیچ کے سارے اصولوں کو اپنی مساوات کی تلوار سے کاٹ کر رکھ دیا۔ اسلام نے تمام انسانوں کو بطورِ انسان برابری کا حق دیا اور ان میں اونچ نیچ کے تعصب کو ختم کر دیا۔ گویا حقوق کے لحاظ سے تپتی دھوپ میں کام کرنے والا عام مزدور اور خلافت کے منصب پر بیٹھے خلیفہ کو برابر رکھا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

"سب انسانوں میں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑھا ہو" (الحجرات: ۱۳)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر اسلام کے تصورِ مساوات کو ان الفاظ میں مزید واضح فرما دیا کہ:

ترجمہ مفہوم: تم سب آدم کی اولاد ہو۔ تم میں سے کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر (نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر) فرق کرنے والی چیز تقویٰ ہے۔

اسلام اس قدر مساوات کا قائل ہے کہ جس نے حبش کے ایک غریب غلام کو عرب کے بڑے بڑے سرداروں کے ساتھ لا بٹھایا اور جب پہلی بار مرتبہ اذان دینے کا موقع آیا تو آپ نے اسی شخص کو (حضرت بلالؓ) کو فرمایا کہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے۔

بقول اقبالؒ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

۸- غلاموں کے حقوق کا ضامن:

اسلام کے ابتدائی دور میں عرب کے رواج کے مطابق غلام رکھے جاتے تھے اور انکے ساتھ سلوک نہایت ہی ناروا رکھا جاتا تھا۔ اسلام رواج کو بدلنے اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیتا ہے جو کہ معاشرے کی بدامنی کو ختم کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مثلاً جب آنحضرتؐ نے حضرت بلالؓ کو مشکلات میں دیکھا تو فرمایا کون اسے آزاد کرے گا تو آپؐ کی خواہش پر حضرت ابو بکر الصدیقؓ نے انکے مالک کو قیمت دے کر انہیں آزاد کروایا۔

غلاموں کے حقوق کے حوالے سے حضورؐ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا:

تمہارے غلام تمہارے ہیں جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ۔

(خطبہ حجۃ الوداع)

ایک اور جگہ مزدوروں کے ساتھ سلوک کے متعلق ارشاد فرمایا
مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

تاریخ: __/__/__

۹- عدل کا ضامن:

اسلام عدل وانصاف اور قانون کی بالادستی کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر عدل وانصاف کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ محبت رکھتا ہے۔

(المائدہ: ۴۲)

قانونی عدل:

عدل کی سب سے اہم نوعیت قانونی عدل ہے۔ شریعت معاشرے میں ہر نوعیت کے ظلم و حق تلفی کا ازالہ کرتی ہے۔ اسلامی قانون میں حرام و حلال وامنع اور حدود و تعزیرات متعین ہیں۔

قرآن مجید میں ہمیں حکم دیا گیا ہے:

مسلمانو! اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ (النساء ۴: ۵۸)

عدالتی امور میں عدل: عدل وانصاف کی ضرورت عدالتی امور میں خاص طور پر ہوتی ہے۔ اسلام نے عدالتی کاروبار کے ہر پہلو میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس سلسلے میں چار اہم باتیں ہیں

(۱) دستاویزات لکھنے میں عدل: ~~[illegible]~~ ترجمہ: اور تمھارے معاہدے کو لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھ دے۔ (البقرہ: ۲۸۲)

(۲) گواہی دینے میں عدل:

(۳) فیصلہ کرنے میں عدل: ترجمہ: بے شک اللہ عدل و[illegible]

احسان کا حکم دیتا ہے۔ (النمل ۱۴:۹۰)

۱۰- **محبت کا داعی:**

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام محبت الہٰی کی تعلیم کن الفاظ میں دیتا ہے:

وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے، ہر چیز جو نشوونما قبول کر سکتی ہے اسے وجود بخشنے والا اور اس کی ہستی کو قائم رکھنے والا۔ وہ رحمٰن ہے۔ یعنی کمال رحمت والا۔ وہ رحیم ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا، "کیا اللہ کا پیار اپنے بندوں کے ساتھ اس پیار سے زیادہ نہیں جو ماں کو اپنے بچے سے ہوتا ہے۔ ماں

آپ نے فرمایا تھا: یہ بات بالکل درست ہے"

بقول مولانا مفتی: اسلام رواداری کا دین ہے جبکہ مفتی تمام اختلافات سے بالاتر ہو کر باہمی محبت رکھنا اور بلا تفریق سب سے تحمل، برداشت اور خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے۔ اسلام درگزر کرنے اور محبت بانٹنے کا درس دیتا ہے:

نبی کریم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل ایمان افضل ہے:

فرمایا: صبر اور عفو ودرگزر

تاریخ: ___/___/___

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

(اے محمدؐ) خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کے لیے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

(آل عمران: ۱۵۹)